اجتہاد کا تاریخی پس منظر

اجتہاد استصلاحی

(۱۵)

جناب مولانا محمد تقی امینی صاحب ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی
علیگڑھ

ائمۂ مجتہدین نے اجتہاد استصلاحی کو منضبط کرنے کے لئے اس کے قواعد و قوانین کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) جلب مصالح و دفع مفاسد (مصالح حاصل کرنا اور مفاسد دور کرنا) یعنی احکام و قوانین کے ذریعہ وہ مادی و اخلاقی مصالح حاصل کرنا جن کی سوسائٹی کو ضرورت ہو یا وہ مادی و اخلاقی مفاسد دور کرنا جن سے سوسائٹی کو نقصان ہو۔

(۲) فتح ذرائع و سد ذرائع (ذرائع کھولنا اور ان کو بند کرنا) یعنی احکام و قوانین کے ذریعہ ان راستوں اور ذریعوں کو کھولنا جن سے مصالح حاصل ہوتے اور مفاسد دور ہوتے ہیں یا ان راستوں اور ذریعوں پر بندش لگانا جو مصالح حاصل کرنے اور مفاسد دور کرنے میں رکاوٹ بنتے ہوں۔

(۳) تغیر احکام بتغیر زماں (زمانہ کی تبدیلی سے احکام کی تبدیلی) یعنی نئے احکام و قوانین کے ذریعہ پہلے احکام و قوانین (جن کی زمانہ کی تبدیلی کی وجہ سے مصلحت بدل گئی یا اب ان سے مفاسد نہیں دور ہو رہے ہیں) کی تبدیلی

ہر ایک کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) جلبِ مصالح و دفعِ مفاسد۔

جلبِ مصالح و دفعِ مفاسد | عام اصول و قواعد کے تحت مصالح حاصل کرنے اور مفاسد دور کرنے کے لئے احکام و قوانین وضع کرنے یا موجودہ احکام و قوانین کا موقع و محل متعین کرنے کی بکثرت مثالیں صحابہ کرام کے زمانہ میں پائی جاتی ہیں۔ جن کے بارے میں محققین کا فیصلہ ہے کہ وہ مصلحت مرسلہ کے تحت ہیں:۔

ان الصحابۃ رضوان اللہ علیھم عملوا اموراً المطلق المصلحۃ لا لتقدم شاھد بالاعتبار[۱]

صحابۂ کرام نے بہت سے امور میں مطلق مصلحت کا اعتبار کیا ہے جبکہ ان میں اعتبار کے لئے پہلے سے کوئی شاہد (متعین طور پر) موجود نہ تھا۔

صحابہ کی مثالیں | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت مسلمہ جن شورشوں اور بغاوتوں میں گھر گئی تھی تاریخ کا ادنیٰ طالب علم ان سے واقف ہے ایسی حالت میں صحابہ کرامؓ اگر متعین نصوص پر جمے رہتے اور عام اصول و قواعد کے تحت مطلق مصلحت کا لحاظ نہ کرتے تو امت مسلمہ کا شیرازہ اسی وقت منتشر ہو گیا ہوتا لیکن یہ حضرات چونکہ رازدار نبوت اور مزاج شناس شریعت تھے اس بناء پر انھوں نے عام اصول و قواعد کے تحت بہت سے ایسے اقدامات کئے اور احکام و قوانین وضع کئے جن کی نظیر متعین طور پر موجود نہ تھی مثلاً

حضرت ابوبکر صدیق نے جمع قرآن کا انتظام کیا فتنۂ ارتداد کو دبایا جسمیں بعض سے قتل و قتال کا حکم دیا بعض کو قید کیا بعض کو معافی دی اور بعض کو آگ میں جلانے کا

---

[۱] ابن فرحون۔ تبصرہ الحکام فی القضا یا بالسیاستہ الشرعیہ۔

حکم دیا غیر مسلم حاجت مندوں کی کفالت کو حکومت کے ذمہ قرار دیا۔ شرابی کی سزا چالیس[40] کوڑے مقرر کی۔ لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنے والے کو آگ میں جلانے کا حکم دیا وغیرہ

حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کو زمین و جائداد رکھنے سے قانوناً روک دیا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی غیر مسلم اسلام قبول کر لیتا تو اس کی تمام جائداد غیر منقولہ ضبط کر کے بستی کے غیر مسلموں میں تقسیم کر دی جاتی اور اس نو مسلم کا سرکاری خزانہ سے وظیفہ مقرر کر دیا جاتا تھا۔[2]

شرابی کی سزا اسّی کوڑے مقرر کی۔ ایک موقع پر چوری میں مال کی دو گنی قیمت کا حکم دیا۔ اہل صنعت و حرفت (رنگریز درزی وغیرہ) ضائع شدہ مال کا تاوان وصول کرنے کا حکم دیا۔ سرکاری خزانہ کی چوری اور مالک کے آئینہ کی چوری میں ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں دیا عدت میں نکاح اور جماع سے حرمت کا حکم دیا۔ گھوڑوں پر صدقہ مقرر کیا۔ چراگاہ کو بلا معاوضہ سرکاری تحویل میں لے لیا۔ غیر مسلموں کو حکومت میں شریک و دخیل بنایا ملکی انتظام کے لئے الگ الگ شعبے اور صیغے قائم کئے افسران کے اموال کی فہرست تیار کرنے کا حکم دیا۔ خراج کا نظم قائم کیا[3] ایک کے قتل میں شریک جماعت کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ شاطبی کہتے ہیں۔

یجوز قتل الجماعة بالواحد و	ایک کے بدلہ جماعت کا قتل کرنا جائز ہے اور
المستند فیه المصلحة المرسلة	مستند اس میں مصلحت مرسلہ ہے۔ کیونکہ

---

[1] ابن حجر فتح الباری شرح بخاری ج ۹ باب جمع القرآن و قاضی ابویعلی الاحکام السلطانیہ فصل فی ولایات الامام و محمد بن احمد بن سہل السرخسی المبسوط باب المرتدین و کتاب الخراج لابی یوسف و احمد بن حسین بیہقی سنن الکبریٰ ـــ کتاب الاشربۃ۔ [2] جوہری طنطاوی نظام العالم والامم ج ۲ ص ۱۴۳ و ۱۴۴ ـــ [3] مسلم ج ۱ کتاب الطلاق و علی بن حسام متقی کنز العمال ج ۲ کتاب الاجارہ۔ امام مالک موطا باب مالا قطع فیہ و محمد مصطفےٰ شلبی تعلیل الاحکام النوع الرابع ـــ طحاوی ج ۱ باب زکوٰۃ الخیل فتح الباری ج ۳ ابو عبید کتاب الاموال باب فی تقبیل السواد ابو یوسف کتاب الخراج فی تقبیل السواد۔ بلاذری فتوح البلدان

اذ لا نص علی عین المسئلة لکنہ — اس مسئلہ میں کوئی خاص نص نہیں ہے۔ لیکن

منقول عن عمر بن الخطاب[رض] [۱] — حضرت عمر[رض] سے یہ منقول ہے۔

ان کے علاوہ حضرت عمر[رض] کے یہاں مصلحت مرسلہ کی اور بہت مثالیں ملتی ہیں۔

اسی طرح حضرت عثمان و حضرت علی وغیرہ کے یہاں مثالیں موجود ہیں۔ چنانچہ حضرت عثمان نے ایک مصحف پر لوگوں کو جمع کیا اور حضرت علی نے غالی قسم کے شیعہ رافضی کو جلانے کا حکم دیا۔

وعلی حرق الغلاة من الشیعة الروافض [۲] — اور حضرت علی نے غالی شیعہ روافض کو جلایا۔

تابعین کی مثالیں تابعین نے بھی مصلحت مرسلہ کے تحت بہت سے مسائل حل کئے مثلاً حضرت عمر[رح] بن العزیز نے سرکاری سطح پر حدیثوں کے جمع کرنے کا انتظام کیا مسافروں کے لئے راستہ میں سرائے بنانے کا حکم دیا۔ ابن ابی لیلیٰ[رح] نے بچوں کے کھیل کود کے معاملات اور ان کے لڑائی جھگڑے میں بچوں کی شہادت قبول کی اور شہادت کے لئے بالغ مرد ہونے کی شرط میں اس صورت کو داخل نہیں سمجھا کیونکہ اس کا تعلق بالغوں کے معاملات سے ہے۔ اور یہ خاص بچوں کا معاملہ ہے۔

قاضی شریح[رح] نے دھوبی سے کپڑے کی قیمت وصول کرنے کا حکم دیا۔ جب اس نے کہا کہ میرا گھر جل گیا ہے ایسی حالت میں آپ تاوان کا حکم دے رہے ہیں۔ تو جواب میں فرمایا کہ اگر اس کا گھر جل جاتا تو تم اپنی اجرت لیتے یا نہ لیتے؟ قاضی شریح[رح] و ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک کسی شخص نے مکان بنانے کے لئے عاریۃً زمین لی اور واپسی کا کوئی وقت نہیں متعین کیا۔ مکان بنانے کے بعد زمین کا مالک اپنی زمین واپس لینا چاہئے تو مالک کو مکان کی قیمت اس دن کے حساب سے دینی پڑے گی جس دن وہ زمین واپس

---

[۱] شاطبی الاعتصام ج۲ الفرق بین البدع والمصالح۔ [۲] عبدالوہاب خلاف علم اصول الفقہ المصلحۃ المرسلۃ۔

ے گا۔ یہ مسائل ایسے ہیں کہ جن کے لئے کوئی متعین نص موجود نہیں ہے ان میں صرف مصلحت مرسلہ کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ [1]

امام مالک نے مستقل اصل تسلیم کی ہے

فقہاء نے بھی مصلحت مرسلہ کے تحت بہت سے مسائل حل کئے ہیں۔ لیکن امام مالکؒ نے اس کو اجتہاد کی مستقل اصل تسلیم کیا اور دوسرے اماموں (ظاہریہ کے علاوہ) نے اس کو اجتہاد کی دوسری اصل میں شامل کیا ہے۔ مثلاً امام مالکؒ نے چوری اور غصب کی تہمت میں اقرار کرانے کے لئے قید کرنے کی اجازت دی اور بعض مالکیوں سے مارنے کی اجازت بھی منقول ہے۔ یہ سزائیں جرم ثابت ہونے سے پہلے کی ہیں۔ حکومت کو سخت حالات میں جبکہ سرکاری خزانہ خالی ہو جبریہ ٹیکس وصول کرنے کی اجازت ہے۔ مالی قصور میں مالی سزا دینے کی اجازت ہے جیسے کوئی زعفران میں ملاوٹ کرے تو اس کو غریبوں میں تقسیم کرنے کا حکم دیا جائے۔

حضرت عمرؓ نے بھی دودھ میں پانی کی ملاوٹ دیکھی تو اس کو پھینکنے کا حکم دیا تھا۔ حلال کمائی کے دروازے بند ہوں اور حرام کے علاوہ اور کوئی راستہ نہ ہو تو بقدر ضرورت کی اجازت ہے وغیرہ [2]

"مصلحت مرسلہ" سے کام لینے میں چونکہ ہوا و ہوس کے غلبہ پا جانے کا زیادہ اندیشہ تھا۔ اس بنا پر امام مالکؒ نے اس کے لئے تین شرطیں بھی مقرر کی ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

(۱) مصلحت حقیقی ہو وہمی نہ ہو یعنی حکم وضع کرنے سے واقعۃً مصلحت حاصل کرنا یا مضرت دفع کرنا مقصود ہو کہ اس کے ترک سے لوگ مشقت و تنگی میں مبتلا رہوں۔ وہمی کی مثال یہ کہ طلاق میں گڑبڑی دیکھکر شوہر سے طلاق کا حق سلب کرکے عدالت کو یہ

---

[1] شافعی کتاب الام ج ۷ محمد سعید رمضان بوطی۔ ضوابط المصلحہ موقف العلماء من عصر الصحابۃ الی عصر الائمۃ المجتہدین [2] شاطبی الاعتصام ج ۲ الباب الثامن۔

حق دیدیا جائے۔

(۲) مصلحت عامہ ہو شخصی نہ ہو یعنی اس کا تعلق عام یا اکثر لوگوں سے ہو فرد یا چند افراد سے نہ ہو کہ کسی رئیس یا امیر کی مصلحت ملحوظ رکھکر کوئی حکم وضع کیا جائے۔

(۳) مصلحت کا ٹکراؤ کسی ثابت شدہ حکم سے نہ ہو یعنی نص خاص سے ٹکراؤ نہ ہو۔ جیسے میراث میں بیٹے اور بیٹی کی برابری کا حکم دیا جائے [1]

امام احمد نے بکثرت مسائل حل کئے ہیں

امام احمد نے مصلحت مرسلہ کے تحت مخنث (ہیجڑا) کو شہر بدر کرنے کا حکم دیا۔ مرد کے ساتھ بدفعلی کرنے والے کو آگ میں جلانے کا اختیار دیا ایک عورت کو دوسری عورت کے ساتھ بدفعلی کا اندیشہ ہو تو ان میں خلوت (تنہائی) کو حرام قرار دیا وغیرہ [2]۔ دراصل امام احمد نے سیاست شرعیہ کے تحت بہت سے مسائل حل کئے ہیں جو استصلاح میں داخل ہیں۔ چنانچہ سیاست شرعیہ کی تعریف یہ ہے۔

السیاسۃ ماکان فعلا یکون معہ الناس اقرب الی الصلاح وابعد عن الفساد وان لم یصنع الرسول ولا نزل بہ وحی [3]	سیاست وہ فعل ہے کہ جس کے ذریعہ لوگ صلاح سے قریب اور فساد سے دور ہوں اگرچہ اس کو رسول اللہ نے نہ کیا ہو اور نہ اس کے لئے وحی نازل ہوئی ہو۔

دوسری تعریف یہ ہے۔

ان السیاسۃ فعل ینشئی من الحاکم لمصلحۃ یراھا وان لم یرد بذلک الفعل دلیل خبری۔ [4]	سیاست وہ فعل ہے جس کو حاکم مصلحت کے پیش نظر مناسب سمجھ کر کرتا ہے اگرچہ اس فعل کی کوئی دلیل نہ مردی ہو

---

[1] الاعتصام ج۲ وعبدالوہاب خلاف علم اصول الفقہ الدلیل الرابع۔ [2] ابن قیم۔ اعلام الموقعین ج۴ کلام الامام احمد فی السیاسۃ الشرعیۃ۔ [3] ابن قیم الطرق الحکمیہ فصل جواز العمل فی السلطنۃ بالسیاسۃ الشرعیۃ [4] ابن تیمیہ جامع التعزیر الخاتمہ فی السیاسۃ

ایک اور جگہ ہے۔

انما القانون الموضوع لرعایۃ الآداب والمصالح وانتظام الاحوال [1] — سیاست وہ قانون ہے جو آداب و مصالح اور انتظام احوال کے لئے وضع کیا گیا ہو۔

ظاہر ہے کہ اس کا دائرہ استصلاح سے کم وسیع نہیں ہے اسی بنا پر عام تاثر یہ ہے کہ امام مالک کے بعد مصلحت مرسلہ سے امام احمد نے زیادہ کام لیا ہے۔ بلکہ بعض تشریحات سے ثابت ہوتا ہے کہ امام احمد کے یہاں امام مالک سے بھی زیادہ وسعت ہے جیسا کہ ابن قیم اور ابن تیمیہ کی کتابوں میں اس کی مثالیں موجود ہیں۔

امام ابوحنیفہ کے اختلاف کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا

امام ابوحنیفہ نے استحسان وعرف کے تحت ایسے مسائل بھی حل کئے ہیں جن کا تعلق استصلاح سے گذر چکا۔ مثلاً اہل پیشہ (دھوبی رنگریز وغیرہ) کو ضامن ٹھہرانا مشترک مزدور و مشترک چرواہے کو ضامن ٹھہرانا وغیرہ [2] پھر احناف کے یہاں مسائل حل کرنے میں "رائے" جس قدر زیادہ استعمال ہوتی ہے اس کے پیش نظر مصلحت مرسلہ سے کام لینے میں زیادہ دشواری نہ ہونی چاہئیے فرق صرف اصطلاح کا رہ جاتا ہے اگر اپنی وضع کردہ اصطلاح سے مسائل حل ہو جاتے ہیں تو دوسرے کی اصطلاح قبول کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

امام شافعی کا اختلاف اور اس کی حقیقت

امام شافعی استصلاح کے مخالف مشہور رہیں لیکن مصلحت کے بارے میں زنجانی ـــــ نے انکا یہ مسلک نقل کیا ہے۔

ذهب الشافعی الی ان التمسك بالمصالح المستندة الی کلی الشرع وان لم تکن مستندة الی الجزئیات الخاصة المعینة جائز [3] — امام شافعی کے نزدیک ان مصالح سے استدلال درست ہے جنکی سند شریعت کے کلیات عام اصول و قواعد ہوں اگرچہ خاص معین جزئی ان کی سند نہ ہو۔

---

[1] ابن تیمیہ جامع التعزیر الخاتمہ فی السیاستہ۔ [2] محمد سعید رمضان بوطی ضوابط المصلحۃ موقف العلماء الخ۔ [3] شہاب الدین محمود بن احمد زنجانی تخریج الفروع علی الاصول کتاب الخراج مسئلہ۔

یہ وہی مصلحت مرسلہ ہے جس کی تعریف پہلے گذر چکی۔

پھر امام شافعی نے بہت سے استصلاحی مسائل قیاس کے تحت حل کئے ہیں مثلاً گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں اس گواہی پر عدالت نے دونوں کے درمیان جدائی کردی پھر گواہوں نے اپنی گواہی سے رجوع کر لیا تو گواہ مہر مثل کے ضامن ہوں گے اور اگر عورت سے قربت نہیں ہوئی اور طلاق ہو گئی تو گواہ نصف مہر مثل کے ضامن ہوں گے اسی طرح غاصب (چھیننے والا) نے اگر مغصوبہ (چھینے ہوئے) مال میں بکثرت ایسے تصرفات کر لئے ہیں کہ جن کے لئے مالک ہونا ضروری ہے جبکہ وہ مالک نہیں ہے تو ایسی صورت میں اصل مالک چاہے تو تصرفات برقرار رکھ سکتا ہے وغیرہ ؎۵

ائمہ کے مذکورہ طرز عمل سے ثابت ہے کہ مصلحت مرسلہ کے تحت سبھی نے مسائل حل کئے ہیں کسی نے الگ مستقل اصطلاح وضع کی اور کسی نے دوسری اصطلاحوں میں اس کو داخل کیا۔ امام غزالی نے استحسان کی طرح استصلاح کو بھی موہوم دلائل سے تعبیر کیا ہے۔ لیکن یہ صرف نزاع لفظی و اصطلاحی ہے نتیجہ کے لحاظ سے کوئی خاص اثر نہیں مرتب ہوتا۔ اعتراضات سے بچنے کے لئے جس طرح حنفیوں کا استحسان قیاس کی ایک قسم قرار دیا جاتا ہے اسی طرح مالکیوں کا استصلاح بھی قیاس کا ایک قسم بنایا جا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں قیاس کی دو قسمیں کی جائیں گی۔

(ا) قیاس خاص جس میں علت کو مدار بنا کر مسائل کا حل نکالا جائے۔

(ب) قیاس عام جس میں مطلق مصلحت کو مدار بنا کر مسائل کا حل نکالا جائے۔

اسی طرز عمل کی بناء پر قرافی مالکی نے کہا ہے۔

؎۵ ضوابط المصلحۃ حوالہ بالا۔

المصلحة المرسلة غيرنا يصرح بانكارها ولكنهم عند التفريع تجدهم يعللون بمطلق المصلحة لا يطالبون انفسهم عند الفروق والجوامع بابداء الشاهد لها بالاعتبار بل يعتمدون على مجرد المناسبة اى كون الشيئ انسب واوفق هذا هو المصلحة المرسلة[1]

ہمارے علاوہ دوسرے فقہاء مصلحت مرسلہ کا صراحۃً انکار کرتے ہیں لیکن جب وہ مسائل کی تفریع کرتے ہیں تو مطلق مصلحت کو علت قرار دیتے ہیں جس کے اعتبار کے لئے کسی متعین شاہد کو بھی ضروری نہیں سمجھتے بلکہ صرف مناسبت کو کافی سمجھتے ہیں یعنی کسی چیز کا مناسب و موفق ہونا ہم اسی کو مصلحت مرسلہ کہتے ہیں۔

مصلحت مرسلہ اور نصوص شرعیہ کا ٹکراؤ

مصلحت مرسلہ کے باب میں ائمہ کے درمیان اصل اختلاف اس وقت ظاہر ہونا چاہیئے جب مصلحت اور شرعی نصوص کا ٹکراؤ ہوتا ہے جو حضرات اس کو مستقل ماخذ تسلیم کرتے ہیں وہ اس کے ذریعہ عام نصوص شرعیہ کی تخصیص (نص کے عام الفاظ جن کو شامل ہیں ان میں سے بعض افراد کو کم کر دینا یا نکال دینا) کے قائل ہیں اور جو مستقل ماخذ نہیں تسلیم کرتے وہ اس کے ذریعہ تخصیص کے قائل نہیں ہیں لیکن جیسا کہ معلوم ہوگا کہ یہ حضرات بھی مسائل حل کرتے وقت عام نصوص کو خاص کرنے میں دریغ نہیں کرتے ہیں اگر مصلحت کو مستقل حیثیت نہیں دیتے تو قیاس جلی یا خفی (استحسان) میں شامل کرکے یا اس کے تابع بنا کر کرتے ہیں عمل اور نتیجہ کے لحاظ سے اس میں بھی زیادہ فرق نہیں ظاہر ہوتا بس کہیں کہیں کچھ اختلاف کی صورت پیدا ہوتی ہے۔

نصوص شرعیہ کی دو قسمیں

نصوص شرعیہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) نصوص خاص اور (۲) نصوص عام

---

[1] شہاب الدین احمد قرافی تنقیح الفصول ص۲۰۰ و مصطفیٰ احمد زرقا المدخل الفقہی الاسلامی فی ثوبہ الجدید الاستصلاح والمصالح المرسلۃ۔

نصوص خاص کی مثال جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت میں۔ شادی بیاہ کی بات چیت کرنے (منگنی) سے منع فرمایا جبکہ دوسرے کی بات چیت چل رہی ہو یا بھاؤ کرنے سے منع فرمایا جبکہ دوسرا بھاؤ کر رہا ہو۔ نصوص عام کی مثال جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ کی بیع سے منع فرمایا یا جال میں جو پہلی مچھلی نکلے یا غوطہ لگانے والا پہلا موتی نکالے اس پر شرط کر کے خرید و فروخت کا معاملہ کرنے سے منع فرمایا۔

نصوصِ خاص میں محدود چیزوں اور مخصوص و معین حالتوں کے بارے میں کرنے یا نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے اور نصوص عام میں ایک ہی جنس کی غیر محدود چیزوں اور غیر معین امور و حالات کے بارے میں کرنے یا نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے۔ فقہاء کے نزدیک نصوصِ خاص مراد و مقصود کے ثبوت اور اس پر دلالت کرنے میں قطعی ہوتے ہیں۔ اور نصوص عام مراد و مقصود کے ثبوت اور اس پر دلالت کرنے میں غیر قطعی ہوتے ہیں یعنی ہر عام میں اس کے بعض افراد کے نکلنے یا داخل نہ ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ امام مالکؒ۔ امام احمدؒ۔ اور امام شافعیؒ کا یہی مسلک ہے۔ البتہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نصوص عام بھی قطعی ہوتے ہیں یعنی اس میں تخصیص کا احتمال نہیں ہوتا لیکن اگر کسی دلیل سے بعض افراد نہ داخل کئے جائیں تو پھر بقیہ افراد پر اس کی دلالت ظنی (غیر قطعی) ہو جاتی اور دوسرے بعض افراد کے داخل نہ ہونے کا احتمال پیدا ہو جاتا ہے اس کی تفصیل اجتہاد تو ضیحی میں گذر چکی۔

مصلحت مرسلہ کا ٹکراؤ اگر نصوص قطعی (خاص) سے ہے تو بالاتفاق مصلحت کا اعتبار نہ ہوگا اور نصوص پر عمل کیا جائے گا۔ ایسے نصوص سے جو مصلحت ٹکرائیگی اس کا شمار مفسدہ میں ہوگا۔ مثلاً جس نص سے مطلقہ۔ بیوہ اور حاملہ عورت

کی عدت و مدت کا ثبوت ہوتا ہے (وہ نص قطعی اور خاص ہے۔ اس میں جو مصلحت کارفرما ہے اس کا ٹکراؤ اگر بالفرض کسی مصلحت مرسلہ سے ہوتا ہے اور اس کی بنا پر عدت کی مدت ختم کرنے یا کم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کا اعتبار نہ ہوگا۔ پوری عدت بہرحال گذارنی ہوگی۔

اور اگر مصلحت مرسلہ کا ٹکراؤ نصوص غیر قطعی (عام) سے ہو تو اس میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔

شوافع کا مسلک | شوافع مصلحت کے ذریعہ عام نصوص کی تخصیص کے قائل نہیں ہیں لیکن اگر شدید ضرورت ہو یا عام ضرر کی صورت پیدا ہو تو وہ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہوگی اور شدید ضرورت کے لئے جو قاعدہ مقرر ہے اس کے پیش نظر مصلحت پر عمل ہوگا۔ نص پر عمل نہ ہوگا مثلاً۔ اسلام اور کفر کی جنگ میں دشمن نے مسلم قیدیوں کو سامنے کر دیا اور یہ بات واضح ہوگئی کہ اگر ان مسلموں پر حملہ نہ کیا گیا تو دشمن کی پسپائی ناممکن ہوگی اور وہ غالب آجائیں گے تو ایسی حالت میں باوجود اس کے کہ مسلم کا ناحق قتل حرام ہے۔ اور یہ حرمت نص قطعی سے ثابت ہے پھر بھی مسلم قیدیوں کو قتل کر کے دشمن پر غلبہ حاصل کرنا ضروری ہے۔ شوافع چونکہ استحسان واستصلاح دونوں کے قائل نہیں ہیں اس لئے ان کے یہاں مصلحت کے ذریعہ عام نص کو خاص کرنے کا دائرہ نسبتہً تنگ ہے۔ لیکن چونکہ قیاس کا دائرہ ان کے یہاں زیادہ وسیع ہے اور قیاس کے ذریعہ نصوص عام میں وہ تخصیص کے قائل ہیں اسلئے عمل اور نتیجہ کے لحاظ سے زیادہ تنگی نہیں رہ جاتی اور مصلحت قیاس کے تحت آجاتی ہے۔

اعتبروا کل مصلحۃ لم یات بھا النص ولکن شھد الشرع	ہر ایسی مصلحت جس کے لئے متعین نص نہ ہو لیکن اس کے اعتبار کے لئے شریعت میں

باعتبارها راجعة الی القیاس[1] دلیل موجود ہو تو شوافع نے قیاس کی طرف رجوع کرکے اس کا اعتبار کیا ہے۔

حنابلہ کا مسلک | حنابلہؒ مصلحت مرسلہ کو زیادہ وزن دیتے اور سیاست شرعیہ میں اس کی خاص حیثیت تسلیم کرتے ہیں اس کے باوجود وہ اس کے ذریعہ عام نصوص کو خاص کرنے کے قائل نہیں ہیں بلکہ جہاں ضرورت ہوتی ہے قیاس کے تابع بناکر پھر قیاس کے ذریعہ عام میں تخصیص کرتے ہیں۔ مثلاً کسی شخص کے پاس رہنے کے لئے مکان نہیں ہے اور دوسرے کے پاس نہایت کشادہ مکان موجود ہے تو مالک مکان کو اس کے رکھنے پر مجبور کرنے کی اجازت ہے مختلف پیشہ والے اگر اپنا پیشہ چھوڑدیں اور لوگوں کو اس کے بغیر تکلیف ہو تو اہل پیشہ کو زیادہ اجرت دیئے بغیر کام کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔ یا نرخ بھاؤ مقرر کرنے کی اجازت ہے جبکہ دوکان دار بھاؤ بڑھادیں اور لوگوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہو وغیرہ[2]

غور سے دیکھا جائے تو ان سب میں عام نصوص کو مصلحت کے ذریعہ خاص کرنے کی صورت پائی جاتی ہے براہ راست نہ سہی قیاس وسیاست شرعیہ کے ذریعہ سہی عمل اور نتیجہ کے لحاظ سے کوئی خاص فرق نہیں ہوتا۔

احناف کا مسلک | احنافؒ کے نزدیک مصلحت مرسلہ کے ذریعہ عام نصوص کو خاص کرنے میں زیادہ پیچیدگی ہے کیونکہ وہ عام کو دوسرے ائمہ کی طرح غیر قطعی نہیں سمجھتے بلکہ اس کی قطعیت کے قائل ہیں البتہ اگر کسی دلیل سے اس میں بعض

---

[1] الغزالی ۔ المستصفی جزء اول ومعروف دوالیبی المدخل الی علم اصول الفقہ المذہب والاستصلاح۔

[2] ابن قیم ۔ الطرق الحکمیہ ص ۲۳۹ ۔۔۔ وابوزہرہ ابن حنبل المصالح ۔۔۔

افراد داخل نہ کئے جائیں تو پھر بقیہ افراد پر اس کی دلالت غیر قطعی (ظنی) ہو جاتی ہے لیکن مثالیں احناف کے یہاں بھی تخصیص کی موجود ہیں مثلاً شہادت کے باب میں عام حکم ہے کہ دیکھ کر ہونی چاہئے محض سننے کی بنیاد پر شہادت کافی نہیں ہے لیکن وقف کو ثابت کرنے کے لئے سنکر شہادت دینے کی اجازت ہے کہ اس کے بغیر اوقاف کے تلف ہو جانے کا خوف ہے۔ نسب اور وفات کے ثبوت میں بھی سنکر شہادت دینے کا اعتبار ہے۔ اسی طرح رسول اللہ نے بیع معدوم (جو چیز موجود نہ ہو) سے منع فرمایا لیکن احناف کے نزدیک موسمی پھلوں کی بیع جائز ہے جبکہ کچھ نکل آئے ہوں اور ان میں انتفاع کی صلاحیت ظاہر ہو گئی ہو اگرچہ کچھ پھل بعد میں نکلیں اور اس وقت موجود نہ ہوں۔ حنفی فقہ میں ایسی اور بھی مثالیں موجود ہیں۔ جن میں عام نصوص کو خاص کرنے کی شکل پائی جاتی ہے اور مصلحت کے علاوہ اور کوئی محرک بظاہر سمجھ میں نہیں آتا ہے[۵] ۔ پھر استحسان (جس کا دوسرا نام قیاس خفی ہے) کی ایک شکل استحسان ضرورت ہے جو مصلحت پر مبنی ہوتا ہے احناف نے اس سے نہایت فراخ حوصلگی کے ساتھ کام لیا ہے۔ اس کے بعد مصلحت کے ذریعہ عام نصوص کو خاص نہ کرنے کی بات عمل اور نتیجہ کے لحاظ سے کوئی خاص اثر نہیں پیدا کرتی۔ ایک طرف احناف کا اصول ہے اور دوسری طرف عمل اور نتیجہ ہے۔ جن کی نظر اصول پر ہے۔ وہ عام کو خاص نہ کرنے کا مسلک احناف کی طرف منسوب کر سکتے ہیں اور جن کی نظر عمل اور نتیجہ پر ہے وہ عام کو خاص کرنے کا مسلک ان کی طرف منسوب کر سکتے ہیں۔

مالکیہ کا مسلک | مالکیہ براہ راست مصلحت مرسلہ کے ذریعہ عام نصوص کو خاص کرنے کے قائل ہیں مثلاً جس شخص پر چوری یا قتل کی تہمت ہو تو اقرار کرانے کے لئے

---

[۵] ردالمحتار لابن عابدین ج کتاب الشہادات۔

اس کو قید کرنے اور سزا دینے کی اجازت ہے۔ حالانکہ عام نصوص سے اس کی اجازت نہیں ثابت ہوتی۔ اونچی معاشرت یا جس معاشرت میں رواج نہ ہو ماں پر اپنے بچہ کو دودھ پلانا واجب نہیں ہے حالانکہ نص سے کسی کی خصوصیت نہیں ثابت ہوتی۔ دعویٰ کے ثبوت میں اگر مدعی گواہ نہ پیش کرسکے تو مدعی علیہ سے اس صورت میں قسم دلائی جائے جبکہ وہ مدعی کے میل جول والا ہو۔ بالعموم مدعی علیہ سے قسم نہ دلائی جائے کیونکہ ایسی صورت میں شرفاء پریشانی میں مبتلا ہوں گے اور ہر کس و ناکس ان کے خلاف دعویٰ دائر کرنے میں جری ہوجائے گا حالانکہ گواہ نہ پیش کرنے کی صورت میں مدعی علیہ سے قسم دلانے کی عام نص مشہور ہے۔

البینة علی المدعی والیمین علی من انکر   مدعی کے ذمہ گواہ پیش کرنا اور انکار کرنے والے کے ذمہ قسم ہے۔

مالکیہ کے نزدیک مصلحتِ مرسلہ کے اعتبار کی شرطیں اوپر گذر چکی ہیں جن کے بعد براہ راست اس کے ذریعہ نصوصِ عام کو خاص کرنے میں کوئی دشواری نہیں رہتی لیکن اس میں چونکہ نص کے مقابلہ میں مصلحت کو ترجیح دینے کی شکل پائی جاتی ہے۔ اس بنار پر بعض لوگوں نے امام مالک کی طرف اس نسبت کو پسند نہیں کیا اور ان کے مسائل کی توجیہ کی ہے۔ لیکن مصلحتِ مرسلہ کی جو وضاحت کی گئی ہے اس کے لحاظ سے نص کے مقابلہ میں مجرد مصلحت کو ترجیح دینے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا بلکہ عام اصول و قواعد جو نص سے ثابت ہیں اور ان سے جو مصلحت نکلتی ہے۔ اس کو بعض حالات میں اس مصلحت پر ترجیح دینا ہے جو دوسری عام نص سے ثابت ہے ظاہر ہے کہ یہ صورت حالات کے لحاظ سے ایک نص پر دوسری نص کو ترجیح دینے کی ہے نہ کہ مجرد مصلحت کو نص پر ترجیح دینے کی۔

طوفی کا مسلک | نجم الدین طوفی حنبلی نے فقہا رار بعہ کے مذکورہ مسلک سے اختلاف

کیا ہے۔ مثلاً

(۱) مصلحت میں مرسلہ کی قید نہیں ہے بلکہ مجرد مصلحت مراد لی ہے

(۲) مصلحت کو نص اور اجماع سے بھی زیادہ قوی تسلیم کیا ہے یعنی ٹکراؤ کی صورت میں بہر حال اس کو تقدم حاصل ہوگا خواہ نص خاص ہو یا عام۔

(۳) مصلحت کی حیثیت بیان و تخصیص کی ہے جس طرح حدیث کی حیثیت بیان و تخصیص کی ہے اور اس حیثیت سے وہ قرآن پر مقدم ہوتی ہے اسی طرح مصلحت بھی مقدم ہوگی۔

طوفی (ابو الربیع سلیمان بن عبد القوی بن عبد الکریم پیدائش ۶۵۷ وفات ۷۱۶ھ) نے اپنے مسلک کی بنیاد حدیث لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام (اسلام میں نہ نقصان اٹھانا ہے اور نہ نقصان پہونچانا ہے۔) پر رکھی ہے اور اس کی شرح اور وضاحت میں مصلحت پر گفتگو کی ہے۔ [۱]

اس مسلک کو بالعموم نہیں قبول کیا گیا بلکہ اس پر سخت نکیر کی گئی اور طوفی کو شیعہ ثابت کیا گیا (اگرچہ شیعوں کا یہ مسلک نہیں ہے۔ [۲]) اس بنار پر زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ (باقی آئندہ)

پن کوڈ کے لئے گذارش

بڑے شہروں میں جن حضرات کی خدمت میں برہان پہونچتا ہے۔ ان حضرات سے گذارش ہے کہ وہ جب کسی ضرورت سے دفتر کو خط تحریر فرمائیں یا منی آڈر وغیرہ ارسال کریں تو پن کوڈ ضرور تحریر فرمادیں۔ (منیجر)

[۱] مصطفیٰ زید۔ المصلحۃ فی التشریع الاسلامی و نجم الدین طوفی۔

[۲] محمد سعید رمضان۔ ضوابط المصلحۃ و ابو زہرہ مالک و ابن حنبل وغیرہ۔